© rasailojaraid.com

# تمہید ضروری

## لایق ملاحظہ گورنمنٹ و اعیان اہلحدیث

ہماری بعض ناظرین جو اسلام کے ملکی و قومی اصول و ہدایات سی واقف نہین شاید مضامین مندرجہ نمبر ۲ وغیرہ کو بلاضرورت و خالی از فایدہ سمجہین اور ان کو اشاعۃ السنۃ کی فرض منصبی سے اجنبی خیال کرین۔ ان حضرات کی افہام و قطع اعتراض و کلام کی لئیے ہم اُن مضامین سی پہلی تمہید ذیل پیش کرتے ہین۔

کسی قوم کی قومی ترقی (جسمین مذہبی ترقی بھی شامل ہے) دنیاوی اسباب سی قطع تعلق کرنے سے نہین ہوئی اور نہ ہوسکتی ہے۔ اور موجودۃ الوقت سلطنت سے ارتباط اور اسکی پالیسی کی مراعاۃ اور اُسکے حضور مین اظہار عقیدت و انقیاد اور ارکان سلطنت سی رابطہ محبت و اتحاد اسباب دنیاوی سے ایک عمدہ اور قوی التاثیر سبب ہے۔ یہ دونو اصول بدیہی ہین جنکے اثبات کی ضرورت نہین ہے۔ ومعہذا ہماری مضمون ”دنیا“ مین جو عنقریب شایع ہوگا اسکا کافی ثبوت ناظرین کو ملیگا۔

اہل اسلام ان اصول کیطرف ایکمدت تک متوجہ نہوئی تو وہ اپنی قومی ترقی مین اور ہمعصر اقوام سی بہت پیچھے رہگئی ہین علی الخصوص اہلحدیث جو اس ترقی کے میدان مین ایک قدم بھی نہین چلی بلکہ انکو مذہبی ترقی مین (جسکے وہ طالب و مدعی تھی) بھی سخت موانع پیش آئی اور اب تک موجود ہین۔

عام مسلمانون کو بعض خیرخواہان اسلام نے ان اسباب دنیاوی کیطرف متوجہ کیا تو انہون نے کسیقدر اپنا آپ سنبہالا۔ اور اس قومی ترقی کا کچھ حصہ لیا۔ مگر ہماری گروہ اہلحدیث نے نہ انکا کہا مانا اور نہ ان کے گروہ اہلحدیث سے کوئی ایسا ریفارمر ظاہر ہوا جو انکو اس ترقی کی اسباب دنیاوی کیطرف توجہ دلاتا لہذا انکو بجائے ترقی تنزل کا مونہہ دیکھنا پڑا۔

اس گروہ کی علما و مصنفین کا خیال صرف مذہبی کتب کے درس اور مذہبی مسایل کی تصنیف کیطرف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



متوجہ رہا۔ اور انکی وعظون اور مناظرون کو صرف مذہبی مسائل کی تعلیم و ترویج کا خیال اور یہ خیال کسلئے پیدا نہوا کہ مذہب بلا استعانت اسباب حسن معاشرت چل نہین سکتا۔ اور سلطنت وقت کے حضور مین اظہار عقیدت اور ارکان سلطنت سے ارتباط و موانست اسباب دینی و دنیاوی کے اعلی سبب ہین اسی خیال سے وہ اپنی مسجدونمین صحیح بخاری کا درس کرتے رہے یا کسی حجرہ مین خلوت گزین ہوکر یا حی یا قیوم پڑھتے رہے اور کسی سے منجملہ اعیان ملک یا ارکان سلطنت ارتباط و اتحاد کا تعلق پیدا کیا اور نہ کسی کے آگے اپنی عقیدت و اطاعت سلطنت کا اظہار کیا تو ان کے حریفون نے (جو انہی کے اسلامی بھائی تھی مگر مسلمانون کی بدگوئی و مخبری کو وہ اپنی معاش کا ذریعہ سمجھتے تھے یا فروعی مخالفت مذہبی کے سبب وہ اس گروہ کی بدگوئی کو اپنا دین [illegible] رہے تھے) بعض اعیان ملک و ارکان سلطنت کو یہ سمجھایا کہ یہ لوگ اپنے درسون اور مجلسون مین گورنمنٹ کے مخالف اظہار بیان کرتے ہین۔ اور اپنے دلونمین گورنمنٹ کا بغض رکھتے ہین اور اپنی خلوتون مین گورنمنٹ کے حقمین بد دعا کرتے ہین و علی ہذا القیاس۔ جسکا نتیجہ ایک مدت کی بعد یہ ظاہر ہوا کہ یہ فرقہ عموماً متعصب سمجھا گیا اور تمام عہدہ داران گورنمنٹ مین جو اس فرقہ کے اصول مذہب سے آشنا نہ تھے یہ فرقہ بد خواہ سلطنت خیال کیا گیا۔ وبنا برعلیہ انکی مجلسون اور خلوتون کی نگرانی شروع ہوئی۔ اور انکی قومی اور مذہبی کامون مین کس و ناکس کیطرف سے مزاحمت ہونے لگی۔ اپنے اسلامی بھائیون کی (جو صرف بعض فروعات مین انکے مخالف تھے) ہاتھون سے وہ تکالیف پانے لگے۔ عدالتون مین گئے تو وہان اسی اتہام بیجا کے سبب بلا تقصیر سزا پائی۔ پھر تو ان سے درس صحیح بخاری چھوٹنے اور وظیفہ یا حی یا قیوم بھولنے لگا اور انکی مذہبی ترقی کا بھی تنزل ہو گیا۔

انکا اور انکے حریفون کا یہ حال دیکھکر اس قوم کے خادم و وکیل ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ کو بہت تعجب اور یہ خیال پیدا ہوا کہ ہندوستان کے تمام طبقات رعایا سے صرف ایک یہی فرقہ "اہلحدیث" ہے جو اس سلطنت کے زیر سایہ رہنے کو بلحاظ امن و آزادی مذہبی اسلامی سلطنتون کے زیر سایہ رہنے سے بھی بہتر جانتا ہے* کیونکہ اس فرقہ کو بجز اس سلطنت کے کسی اور سلطنت مین (اسلامی کیون نہو)

* اسکی تصدیق گورنمنٹ کو اہلحدیث کی اس درخواست سے ہو سکتی ہے جو اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۱ جلد ۶ مین شائع ہوئی ہے اور جو بواسطہ گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی [illegible] مطابق [illegible] گورنمنٹ مغربی و شمالی و اودھ و پولیٹکل [illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



پوری آزادی حاصل نہیں ہے۔ باینہمہ یہی فرقہ بدخواہ سلطنت متصور ہو تو بکمال تعجب کا محل ہے اور ان
ابیات کا مصداق ہے ؎ در دہر چو من یکے و آنہم کافر الخ ؎ پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز الخ۔
اور اس کا بد فرقہ اہلحدیث کا ساکت ہو رہنا اور اس اتہام کا قولاً و عملاً جواب پیش نہ کرنا اور بھی تعجب و بکمال افسوس کا محل ہے
اس خیال سے ہم نے اپنی خواب غفلت میں سونیوالی قوم کو جگایا۔ اور ان اصول صحیحہ کیطرف توجہ دلانا شروع
کیا۔ اور اُدہر اپنی مہربان گورنمنٹ سے جسکے شاہانہ فیض و مربیانہ عاطفت کا دروازہ تمام وفادار
رعایا کے لئے یکساں کھلا ہے ارتباط اور ارکان سلطنت سے رابطہ ملاقات پیدا کیا۔ قوم کے
وفادارانہ و مطیعانہ خیالات کو گورنمنٹ تک پہنچایا اور گورنمنٹ کی نظر عنایت شاہانہ کو قوم کیطرف
متوجہ کیا۔ اور اس باب میں متعدد مضامین اشاعۃ السنہ میں درج کئے (جو وقتاً فوقتاً قوم اور گورنمنٹ
میں عزت و اعتبار کی نظر سے دیکھے گئے۔ انہی مضامین کے سلسلہ میں بلکہ ان مضامین کا نتیجہ و لازمہ
یہ مضامین ہیں جو نمبر ۲ وغیرہ میں اب درج رسالہ ہوئی ہیں اب ناظرین انصاف سے کہیں کہ یہ مباحث
بلاضرورت و خالی از فایدہ ہیں یا انکا فایدہ و ضرورت صرف مذہبی مسایل کی اشاعت کی ضرورت سے بڑھکر ہے
اس تمہید کو پڑھکر امید ہے کہ ہماری اخوان اہلحدیث خصوصاً ان کے اکابر و رہبر اس ضرورت کا بڑھکر ہونا
تسلیم کرینگے۔ بلکہ خود بھی اشاعۃ السنہ کی تقلید اختیار کرکے جابجا اسی قسم کی کارروائیاں شروع کر دینگے
واعظین و مدرسین اپنی مجالس وعظ و درس میں اور مصنفین اپنی کتب و رسایل میں اس قسم کے مضامین شایع
کرینگے اور قولاً و عملاً گورنمنٹ پر اپنے سچے اور وفادارانہ خیالات ظاہر کرنے میں سرگرمی و کوشش
کرینگے اور تمام لوکل گورنمنٹوں اور مقامی حکام وقت سے تعارف و روشناسی پیدا کرکے اپنی قوم کے
حالات و مطیعانہ خیالات سے زبانی بھی انکو آگاہ کرینگے تب وہ آزادی سے اور بلا
مزاحمت غیر اپنی مذہبی خیالات کی اشاعت پر پوری قادر ہونگے اور قومی ترقی کو حاصل کر سکینگے
ایڈیٹر اشاعۃ السنہ نے قوم کے مذہبی اور عام خیالات کو گورنمنٹ پر ظاہر کر دیا جسکا نتیجہ عمدہ ظاہر ہے جیسا خود ناظرین
ملاحظہ نمبر ۲ سے معلوم ہوگا مگر وہ تمام مقامی حالات قوم کو گورنمنٹ پر ظاہر نہیں کر سکتا یہ انہی لوگونکا منصب ہے جو مقامی
معتقدین و بھی ہمارا مہربانی اسطرف متوجہ ہوں مدرس اپنی بہی مناظرات و مباحثات میں اپنی اوقات و تصانیف کو

... ہے اور گورنمنٹ کو مراسلات گورنمنٹ

© rasailojaraid.com